کو قابو میں رکھنے کی چند ہی صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

یہ کہ وہ نکاح کرے، مگر جس لڑکی سے اس کی نسبت ہے وہ اتنی چھوٹی ہے کہ کم از کم تین چار سال انتظار کرنا ہوگا۔

یہ کہ وہ اپنے خاندان سے باہر کہیں اور شادی کر لے۔ مگر ایسا کرنے سے تمام خاندان ناراض ہوتا ہے بلکہ بعید نہیں کہ اس کا اپنے خاندان سے رشتہ ہی کٹ جائے۔

یہ کہ وہ اس نیت سے کوئی عارضی نکاح کرے کہ اپنی خاندانی مخطوبہ سے شادی ہو جانے کے بعد پہلی بیوی کو طلاق دے دیگا، مگر اس میں اور متعہ میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

یہ کہ وہ اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنے کے لیے مسلسل روزے رکھے۔ مگر وہ ایک محنت پیشہ آدمی ہے جسے تمام دن مشغول رہنا پڑتا ہے۔ اتنی محنت روزوں کے ساتھ سخت مشکل ہے۔

آخری چارہ کار یہ ہے کہ وہ زنا سے بچنے کے لیے نکاح بالید سے کام لے۔ کیا ایسے حالات میں وہ اس طریقے کو اختیار کر سکتا ہے؟

جواب:۔ نکاح بالید یعنی ہاتھ سے شہوت رفع کرنے کے بارے میں فقہاء اسلام کے تین مسلک ہیں:۔

(۱) یہ کہ وہ مباح ہے اور زیادہ سے زیادہ اگر اس کے خلاف کچھ کہا جا سکتا ہے تو صرف اس قدر کہ مکارم اخلاق کے خلاف ہونے کی وجہ سے وہ ایک مکروہ اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس مسلک کے حامی دلیل یہ دیتے ہیں کہ کسی نص میں اس فعل کے حرام ہونے کی تصریح نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے اس کو وہ تمہارے لیے مفصل بیان کر چکا ہے)، لہٰذا جب محرمات کی تفصیل میں یہ مذکور نہیں ہے تو حلال ہے۔ ابن حزم نے محلّی میں اس رائے کو پورے دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے، اور سند کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ حسن بصری، عمرو بن دینار اور مجاہد اس کی اباحت کے قائل تھے، اور عطاء اس کو صرف مکروہ سمجھتے تھے (ج ۱۱ ص ۹۲-۹۳)۔ علامہ آلوسی نے روح المعانی میں امام احمد ابن حنبل کی یہ رائے نقل کی ہے کہ "یہ فعل